جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مبلغین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تین کلاسوں کی گریجوایشن ہے۔ دو پہلی کلاسیں دو سال سے تقریباً کچھ نہ کچھ حد تک میدان عمل میں جا چکی ہیں یا ان کی وہ تربیت جو مختلف انتظامی شعبوں سے گزرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ ان کی ہو چکی ہے اور جو 2012ء کی کلاس ہے اس نے اس مرحلے سے ابھی گزرنا ہے۔ بہر حال جو رسمی تقریب ہے تقسیم اسناد کی وہ آج ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ سے یہ سند لے لینا کافی نہیں ہے یا یہ آپ کی انتہا نہیں ہے۔ یہ وہ ابتدائی قدم ہے جو آپ نے آج اٹھایا ہے اور یہ پہلا قدم اس پہلی سیڑھی پر رکھا ہے جس کی موٹائی بھی اور چوڑائی بھی بہت کم ہے۔ یہی پہلا قدم ہے جو اگر احتیاط سے رکھا جائے گا تو اگلی سیڑھی پر آپ اپنا قدم لے جا سکیں گے اور پھر اس طرح آپ کے قدم آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ جو ترقی کی منازل طے کرنی ہیں ان پر آپ چلتے چلے جائیں گے جن اونچائیوں تک آپ نے پہنچنا ہے اس پر آپ کے قدم بڑھتے چلے جائیں گے۔ پس اس ڈگری کو، اس سند کو اپنی انتہا نہ سمجھیں۔ یہ انتہا نہیں بلکہ ابتدا ہے اور ابھی بہت سے مرحلے آپ نے طے کرنے ہیں۔

یہاں ہادی علی صاحب جب اناؤنس (Announce) کر رہے تھے تو ہر ایک کے ساتھ مبلغ سلسلہ کا لفظ استعمال ہو رہا تھا۔ یوکے (UK) جامعہ احمدیہ کی جب تقریب اسناد ہوئی وہاں ہر ایک کے ساتھ مربی سلسلہ کا لفظ استعمال ہوا آپ نے ایم ٹی اے پر دیکھا بھی ہوگا۔ تو جامعہ سے فارغ التحصیل نہ صرف مربی ہیں بلکہ مبلغ بھی ہیں اور نہ صرف مبلغ ہیں بلکہ مربی بھی ہیں اس لئے دونوں چیزیں آپ کو اپنے سامنے رکھنی ہوں گی۔ **تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔ اور تبلیغ کے لئے تربیت پہلا قدم ہے۔ تربیت اگر آپ کی خود اچھی ہوگی تو تبلیغ کے میدانوں میں بھی آپ آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اگر آپ کی اپنی تربیت نہیں ہوگی تو تبلیغ کے میدان میں بھی برکت نہیں پڑے گی۔** آپ کا قول و فعل ایک جیسا نہیں ہوگا تو کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ وَعَمِلَ صَالِحًا اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ کے لئے فرمایا ہے۔ پس عمل صالح کے لئے اپنی تربیت بھی ضروری ہے اور پھر ہی دوسروں کو بھی ان صالح اعمال کی طرف نشاندہی کر سکیں گے راہنمائی کر سکیں گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور **اس کے لئے سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اُس کی** عاجزی ہے۔ کوئی تعلیمی میدان میں اگر اول آیا ہے یا دوئم آیا ہے یا تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہی کامیاب مربی اور مبلغ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے دیکھا ہے اور افریقہ میں مَیں نے بہت سے ایسے مربیان اور مبلغین کے ساتھ کام کیا ہے جو تعلیمی میدان میں اتنے اچھے نہیں تھے لیکن عملی میدان میں تربیت کے میدان میں، تبلیغ کے میدان میں انہوں نے ان لوگوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا جو تعلیمی میدان میں اچھے تھے۔ پس تعلیمی میدان میں اول آنے والوں کو بھی اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ہمیشہ ہی اول آ گئے اور اب ہمیشہ ان کی زندگی میں اوّل ہونا ہی لکھا گیا ہے یا یہ ان کا حق بن جاتا ہے کہ وہ اوّل ہی رہیں ہمیشہ۔ اوّل رہیں گے اُس وقت جب اپنے اندر عاجزی پیدا کریں گے اپنے اندر انکسار پیدا کریں گے اور آپ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے اور عاجزی اور انکساری سے اپنی علمی قابلیت بڑھانے کی طرف توجہ رکھیں گے۔

پس اس بات کا خیال رکھیں کہ **ایک طالبعلم کی زندگی جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی علم کی جستجو کے لئے ہونی چاہئے اور ایسا علم ہونا چاہئے جو اس کی زندگی پر بھی لاگو ہو۔** صرف دوسروں کو نصیحت کرنے والے نہ ہوں **بلکہ جب بھی کوئی علم حاصل کریں سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔** قرآن کریم پڑھنے کا حکم ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ نے بشارات دی ہیں وہاں ان کو حاصل کرنے کی دعا کرو۔ جہاں انذاری باتیں ہیں وہاں توبہ استغفار کرو۔ اور آپ لوگ بھی اس اصول پر عمل کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی کے میدان میں آپ کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے جو واقفین نَو ہیں آپ میں سے ان کے والدین نے آپ کو پیش کیا اور پھر آپ نے ان کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور خود اپنے عہد کی تجدید کی۔ پس یہ باتیں ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئیں کہ **عملی میدان میں آکر اپنے علم کو بڑھاتے چلے جائیں اور پرانے علم پر نازاں نہ ہوں اور عاجزی پیدا کرتے چلے جائیں اور عاجزی کے ساتھ ساتھ اور علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی بھی عادت ڈالیں۔ دو چار چھ گھنٹے کام کرنا آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی کے لئے گھنٹے** مقرر نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے **مقصد پورا کر لیا۔** آپ نے چوبیس گھنٹے سات دن ہفتے کے اور تین سو پینسٹھ دن سال کے اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہے اور یہی آپ کا مقصد ہونا چاہئے جس کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں کیونکہ کوئی کام خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

پس اس سوچ کے ساتھ میدان عمل میں جائیں۔ **جہاں جائیں وہاں اپنے نمونے قائم کریں۔ اپنے عمل سے** اپنے علم کی اہمیت کو دنیا پر واضح کریں۔ صرف علم نہ ہو، بہت سے غیر احمدی علماء ہیں علمی لحاظ سے اگر دیکھیں تو بہت سوں کے پاس ایسا علم ہے جو بحث کرتے ہیں مذہبی بحث کرتے ہیں اور ٹی وی پروگراموں پہ آتے ہیں تو قرآن کریم کی آیات، سورتیں نمبروں کے حساب سے ریفرنس (Reference) پورے دیتے ہیں۔ یہ علم جو ہے ان کا کھوکھلا علم ہے کیونکہ ان کے عمل ایسے نہیں ہیں اور پھر وہ اس کی وضاحت اس طرح نہیں کر سکتے جو اس کی حقیقت ہے کیونکہ یہ حقیقت ہمیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ملی ہے۔ پس اس علم کو جاننے کے لئے جہاں **آپ قرآن کریم پڑھیں گے اس کی تفاسیر پڑھیں گے غور و تدبر کریں گے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو ہمیشہ، آپ یاد رکھیں کہ** آپ نے اپنے علم کا ذریعہ بنانا ہے۔ **کوئی دن آپ کا ایسا نہیں** ہونا چاہئے جس میں **کچھ نہ کچھ حصہ** آپ نے حضرت مسیح **موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔ اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی** اس کے بغیر کوئی چیز نہیں۔ پس یہ ایک اہم پہلو ہے جس کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر **یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ میں سے بہت سوں کو جو یہاں** سے فارغ ہوئے ہیں یہیں **انہی ملکوں میں مغربی ممالک میں بھیجا جائے۔** ساؤتھ امریکہ میں بھیجا جا سکتا ہے۔ افریقہ کے ممالک میں بھی بھیجا جا سکتا ہے یا اور ممالک میں بھیجا جا سکتا ہے اور وہاں رہنے کے لئے بعض دفعہ بڑے سخت حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس سخت جانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اسی لئے میں نے آپ کے پروگرام میں یہ رکھا تھا کہ ہر مربی و مبلغ جو جامعہ سے فارغ ہوتا ہے وہ پہلے چھ مہینے افریقہ کے کسی ملک میں گزارے اور اس کے لئے میں نے آپ کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلا اور دوسرا بیچ (Batch) دونوں ہی یہ اپنا چھ ماہ کا عرصہ یا چند ماہ کا عرصہ جہاں ویزے کی وجہ سے مسائل تھے پورا کر کے آئے ہیں۔ اسی لئے بھیجا تھا کہ آپ کو پتہ لگے کہ ان ملکوں کے حالات کیا ہیں اور ان ملکوں کی سختیاں کیا ہیں اور ان میں سے آپ لوگوں کو گزرنا پڑ سکتا ہے۔ **ہو سکتا ہے دس سال پندرہ سال کسی کو کینیڈا امریکہ میں کام کرنا پڑے اور اس کے بعد آپ کو کہا جائے کہ افریقہ کے کسی ریموٹ (Remote) علاقے میں چلے جاؤ اور وہاں بیٹھ کر احمدیت کی تبلیغ کرو اور اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔** تو یہ ذہن میں نہیں ہونا چاہئے کہ ہم دس پندرہ سال ایسے ملک میں رہے جہاں ہر طرح کی سہولتیں تھیں اور اب ہمیں ایسی جگہ بھیجا جا رہا ہے ہمارے سے انصاف نہیں کیا جا رہا ہمیں تکلیف دی جا رہی ہے۔ قطعاً یہ خیال مربی کے، مبلغ کے ذہن میں نہیں آنا چاہئے۔ یہاں محلات میں بٹھایا ہوا ہے اگر آپ کو وہاں سے کہا جاتا ہے کہ جھونپڑی میں جا کر بیٹھو تو ایک واقف زندگی کا کام ہے کہ اس جھونپڑی میں جا کر بیٹھ جائے اور یہ نہ سوچے کہ مَیں پہلے کہاں تھا اور اب کہاں ہوں۔ یہ سوچے کہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے کی ہے اور اس کے لئے مجھے جس سختی سے بھی گزرنا پڑے مَیں گزروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کی نظم یہاں پڑھی گئی ہے اس میں بھی اسی طرف توجہ دلائی ہے شعر میں۔ صرف نظمیں پڑھ لینا کہ ہم جہاں سے گزر جائیں گے، جہاں بھی جانا پڑے گا ہم چلے جائیں گے اتنا کافی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر آپ کو دکھانا پڑے گا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو صرف کہتے نہیں بلکہ کرتے بھی ہیں۔ یہ سوچ ہر جامعہ سے فارغ ہونے والے طالبعلم کی ہونی چاہئے۔ ہر مربی کی ہونی چاہئے۔ ہر مبلغ کی ہونی چاہئے۔ چاہے وہ نئے ہیں یا پرانے ہیں۔ ہر واقف زندگی کی ہونی چاہئے اور سختیاں جھیلنے کی عادت ہونی چاہئے۔ **پس یہ سخت جانی کی عادت آپ میں پیدا ہونی چاہئے اور اس کے ذریعے اپنی سوچوں کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے کہ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں یا پہلے** ہماری سہولتیں تھیں اب نہیں ہیں یا دفتر نے یا مرکز نے ہمیں کہیں **اور بھیج کر ہمارے پر ظلم اور زیادتی کر دی۔ نہ یہ ظلم ہے اور نہ زیادتی ہے۔** آپ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اس لئے ہمیشہ اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ آپ نے تیار رہنا ہے اور کل کو آپ کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ایک اور پہلو بھی بڑا اہم ہے جس کی طرف بھی آپ کو توجہ** دینی چاہئے کہ خلافت سے وفا کا تعلق ہو، صرف ترانے گانے سے، نظمیں پڑھنے سے تعلق پیدا نہیں ہو جایا کرتا۔ ہاں بعض لوگوں کو بعض مختلف طریقوں سے اثر ہوتا ہے جذبات کو ابھارنے کے لئے توجہ دلانے کے لئے نظمیں اور ترانے بھی کام آتے ہیں لیکن اس کو انتہا نہ سمجھ لیں۔ **آپ لوگوں کا یہ تعلق پیدا ہوگا ذاتی طور پر خطوط لکھنے سے، باقاعدہ رابطہ رکھنے سے، خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرنے سے، خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھنے سے۔ پس یہ تعلق بھی قائم رکھیں۔ پھر اس تعلق کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ تعلق پھر آگے بڑھنا چاہئے۔**

جس جماعت میں آپ ہوں، جس میدان میں آپ ہوں، جس جگہ آپ ہوں وہاں کے ماحول میں **اس تعلق کو اتنا اجاگر کریں کہ خلافت کے ساتھ جماعت اس طرح ہو جائے جس طرح یک جان دو قالب۔ ذرہ بھر بھی فرق نہ ہو۔ کہیں کسی قسم کی منافقت کی آواز نہ اٹھے۔ ہر احمدی جس جگہ آپ ہوں خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت کرنے والا ہو۔** اطاعت در معروف کا جو ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی لکھا ہے، آیت استخلاف سے پہلے کی آیتوں میں، کہ صرف دعوے نہ کرو، قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے بلکہ عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تمہارا واقعی ہی کامل اطاعت کا تعلق ہے کہ نہیں۔ پس یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے مربیان کی، مبلغین کی کہ خود اپنے اندر بھی پیدا کریں اور اپنی جماعت میں بھی پیدا کریں۔

آپ لوگ نمائندے ہیں خلیفۂ وقت کے اور وہ کام آپ نے سرانجام دینے ہیں جن کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے۔ تربیت کے کام آپ نے کرنے ہیں، تبلیغ کے کام آپ نے کرنے ہیں، اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کا کام آپ نے کرنا ہے۔ **اس نمائندگی سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے** کہ جس جگہ ہم جائیں، جس جماعت میں ہم جائیں وہاں ہمیں وہ عزت و احترام بھی **ملے جو جماعت میں خلیفہ وقت کے لئے ہے۔ آپ** نمائندے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں **کہ آپ نے ایک عاجز غلام کی طرح وہ نمائندگی کرنی ہے۔** یہ سوچ اپنے دل میں ہمیشہ رکھیں، اپنے دماغ میں ہمیشہ رکھیں اور اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزاریں اور جماعت کو اس کی تلقین کریں۔

پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ **جماعت کی تربیت اسی طرح ہوگی کہ جب آپ جماعت کو خلافت کے ساتھ جوڑ دیں گے۔** اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظام فرما دیئے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہم افریقہ کے جو ریموٹسٹ (Remotest) علاقے ہیں وہاں بھی پہنچے ہوئے ہیں اور ہمارے انجینئرز نے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جا کر سولر انرجی (Solar Energy) کے ذریعہ سے وہاں مسجد میں یا مشن ہاؤس میں ایسے انتظام کر دیئے ہیں کہ کم از کم ایم ٹی اے ہر جگہ موجود ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں موجود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس طرح جو ایک رابطہ ہے مرکز سے وہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا اور سہولت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دی ہے اور اس سہولت سے فائدہ اٹھانا اور اس کو مزید آگے بڑھانا یہ اب آپ کا کام ہے۔ اس کے لئے جماعت کو زیادہ سے زیادہ تیار کریں۔ **ان کے دلوں میں ڈالیں کہ ان کا تعلق کم از کم خطبات اور تقاریر جو خلیفۂ وقت کی ہیں ان سے ہونا چاہئے اور جہاں** بھی وہ ہوتی ہیں ان کا مخاطب ہر احمدی کو اپنے آپ کو سمجھنا **چاہئے۔ پس یہ سوچ ہی ہے جو آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے دلوں اور دماغوں میں پیدا کرنی ہے۔**

پھر، پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں **دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی عاجزی کو بھی بڑھائیں اور اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور اس کے لئے آپ کا تعلق باللہ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔** اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔ صرف دنیاوی چیزوں پر نظر نہ ہو، دنیاوی خواہشات پر نظر نہ ہو بلکہ یہ مقصد ہو آپ کا کہ ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے، مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہم مدد چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری ہمیشہ راہنمائی کرتا رہے اور وہ راہنمائی جس جس طرح آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جائے گا آپ کو ملتی جائے گی۔ پس یہ چیز ہمیشہ ہر واقف زندگی مربی و مبلغ کے ذہن میں ہونی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ آپ لوگوں کو کام کرنا چاہئے۔

اگر **بعض دفعہ ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ سیاسی طور پر یا دنیاوی طور پر بعض لوگوں سے آپ کا رابطہ، واسطہ ہوتا ہے لیکن ان چیزوں سے آپ کی سوچوں کو نہیں بدل دینا چاہئے۔** آپ کی سوچوں کا محور بہرحال یہ رہنا چاہئے کہ ہم **واقف زندگی ہیں دین اسلام کی تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور یہی ہمارا محور ہے۔ اگر دنیاوی تعلقات کی وجہ سے دنیاوی مقام کوئی ہمیں ملتا ہے تو وہ ایک ضمنی چیز ہے۔** وہ ہمارا مقصد نہیں ہے وہ ایک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ایک مبلغ **میدان عمل میں ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس کو دنیاوی لحاظ سے بھی بڑی پذیرائی ملتی ہے۔** اس کو اپنے ماحول میں غیر از جماعت کی طرف سے بھی بعض دفعہ بہت زیادہ Appreciate کیا جاتا ہے۔ **لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے آپ کے دماغوں میں یا کسی بھی واقف زندگی کے دماغ میں کبھی یہ خیال آجائے کہ یہ میری ذاتی کوشش یا ذاتی لیاقت اور میری اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔ بلکہ یہ** سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور یہ **فضل** اس وجہ سے ہے کہ آپ **واقف زندگی** ہیں۔ پس یہ سوچ بھی ہمیشہ رکھیں۔ اگر آپ لوگ ان دنیا کی باتوں میں پڑ گئے دنیا والوں کے پیچھے چلنے لگ گئے تو پھر آپ ایک تو اپنے اس مقصد سے ہٹ جائیں گے جو آپ کا مقصد ہے۔ دوسرے اس عہد کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے جو ایک واقف زندگی کا عہد ہے۔ اور جب عہد پورا نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی نہیں بنیں گے۔ پھر آپ کے کاموں میں برکت بھی نہیں پڑے گی۔

پس اپنے کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے، اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لئے، **اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اپنے اصل مقصد کو سامنے رکھتے رہیں۔ دنیا آپ کا مقصد نہیں۔ دین اور اس کی اشاعت آپ کا مقصد ہے۔ خلافت سے مکمل وفا اور اطاعت کا تعلق آپ کا مقصد ہے۔** پس ان چیزوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پرنسپل صاحب جب رپورٹ پیش کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آپ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشش کی۔ بیشک اعلیٰ تعلیم بھی بہت ضروری حصہ ہے ایک واقف زندگی کا علم حاصل کرنا، پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں بتا چکا ہوں، لیکن ہمیشہ **یاد رکھیں کہ آپ کی اخلاقی قدریں جو ہیں وہ سب سے بڑھ کر ہیں اور ان قدروں کو جاننا، پہچاننا اور ان پر عمل کرنا آپ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔** نہیں تو ہمیشہ افراد جماعت کی انگلی آپ پر اٹھے گی کہ ہمیں یہ تلقین کرتا ہے۔ جیسے پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ عمل کے ساتھ آپ کے الفاظ ہوں گے تو پھر ہی اس میں برکت پڑے گی۔ پس **اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف** بہت زیادہ توجہ دینے کی طرف **ضرورت ہے۔ آپ کی ہلکی سی بھی لغزش اور غلطی جماعت میں ایک بے چینی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو ہر وقت ہر قدم بہت زیادہ پھونک پھونک کر اٹھانے کی** ضرورت ہے۔ **ایک واقف زندگی کا معیار بہت اونچا ہونا چاہئے** اور جماعت ایکسپیکٹ (Expect) کرتی ہے، امید رکھتی ہے، توقع رکھتی ہے کہ یہ معیار ہو اور جتنے معیار آپ کے اچھے ہوں گے اتنے ہی زیادہ آپ کے اثر ہوں گے۔ پس یہ بات بھی ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئے کہ بعض دفعہ شیطان جو ہے وہ ڈراتا ہے بھڑکاتا ہے کہ تم یہ بھی کرو وہ بھی کرو۔ لیکن یہ کوشش ہمیشہ کرتے رہیں تو بہ اور استغفار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے، مدد چاہتے ہوئے کہ کبھی شیطان کے خیالات ہلکے سے بھی آپ پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ یہی بار بار نصیحت کرتا ہے مومنین کو اور ان مومنین کو جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ جو اس گروہ میں شامل ہیں جو تَفَقَّہ فِی الدِّیْن والا گروہ ہے، دین کا علم حاصل کر کے اس کو آگے پھیلانے والا ہے۔ ان کو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ۔ اللہ تعالیٰ **تمہیں تمہارے نفس** سے ڈراتا ہے اور نفس کا ڈرانا یہی ہے کہ نفس کی جو خواہشات ہیں ان کو کبھی سامنے نہ رکھو اور وہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جتنا جتنا آپ کا تعلق باللہ بڑھتا جائے گا یہ خواہشات پیچھے ہوتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر اس سوچ کے ساتھ آپ میدان عمل میں جائیں گے کام کریں گے تو آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے گا انشاء اللہ۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک اور ہر واقف زندگی اپنے وقف کی روح کو سمجھنے والا ہو اور اس روح کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والا ہو اور خلیفہ وقت کا حقیقی سلطان نصیر بننے والا ہو تا کہ ہم جلد اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہوتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں ان تینوں سالوں کے فارغ التحصیل مبلغین کرام نے تین مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تمام کلاسوں، درجہ ممہدہ، اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ اور خامسہ نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

کینیڈا میں گزشتہ دو سال سے مدرسۃ الحفظ بھی جاری ہے۔ اس کی پہلی اور دوسری کلاس نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔